توہین رسالتؐ

رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیس کے متعلق مسلمانوں کے جذبات کا صحیح اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے لیے' اسلام میں قتل کی سزا ہے اور آپؐ کو گالی دینے والے کا خون مباح قرار دیا گیا ہے۔ نسائی میں کئی طریقوں سے ابو برزہ الاسلمی کی یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک شخص پر ناراض ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس کی گردن ماروں؟ یہ سنتے ہی آپ کا غصہ دور ہو گیا اور آپ نے جھڑک کر مجھے فرمایا کہ مَاھٰذا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ یعنی رسولؐ اللہ کے بعد یہ کسی کا درجہ نہیں ہے کہ اس کی گستاخی کرنے والے کو قتل کی سزا دی جائے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک اندھے مسلمان کی لونڈی نے رسولؐ اللہ کی شان میں گستاخی کی اور اس مسلمان نے تکلے سے اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ دوسرے دن جب اس کے مارے جانے کی خبر رسولؐ اللہ کی خدمت میں پہنچی' تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے یہ کام کیا ہے اس کو میں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اٹھ کھڑا ہو۔ یہ سن کر وہ اندھا گرتا پڑتا آیا اور اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ فعل میں نے کیا ہے۔ وہ میری لونڈی تھی۔ مجھ پر مہربان تھی' مگر آپؐ کی شان میں بہت بدگوئی کرتی تھی۔ میں اسے منع کرتا تو نہیں مانتی تھی۔ میں ڈانٹتا تو اس پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ کل رات پھر اس نے آپؐ کو برا کہا۔ اس پر میں اٹھا اور تکلا چبھو کر اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا: "سب لوگ گواہ رہو کہ اس کے خون کی کوئی قیمت نہیں ہے"۔

اسی طرح بخاری شریف میں کتاب المغازی میں کعب ابن اشرف کے قتل کا واقعہ موجود ہے کہ وہ رسولؐ اللہ کی ہجو کر کے اور قریش کو آپؐ کے خلاف بھڑکا کر آپؐ کو ایذا دیتا تھا' اس لیے آپؐ نے محمد ابن سلمہ کے ہاتھوں اسے قتل کرا دیا۔ ابی داؤد میں کعب ابن اشرف کے قتل کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ:

"وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور کفار قریش کو آپؐ کے خلاف جوش دلاتا تھا"۔

قسطلانی نے بخاری کی مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ:

"وہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتا تھا' اس طرح کہ رسول اللہ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا اور قریش کو ان کے خلاف بھڑکاتا"۔

ابن سعد نے بھی اس کے قتل کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ:

"وہ ایک شاعر آدمی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا اور ان کے خلاف لوگوں کے جذبات کو بھڑکاتا تھا"۔

کتب فقہیہ میں بھی اس کے متعلق صریح احکام موجود ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

"ابوبکر بن المنذر کا قول ہے کہ اس امر پر عامہ اہل علم کا اجماع ہے کہ جو کوئی نبیؐ کو گالی دے، وہ قتل کیا جائے گا۔ اس قول کے قائلین میں سے مالک بن انس، لیث اور احمد اور اسحٰق ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور یہی مقتضا ہے حضرت ابوبکرؓ کے قول کا۔ ان بزرگوں کے نزدیک اس کی توبہ مقبول نہیں ہے۔ ایسا ہی قول ہے ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اہل کوفہ اور اوزاعی کا بھی"۔

شیخ الاسلام احمد ابن تیمیہ اپنی کتاب، الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں لکھتے ہیں کہ:

"اس طرح ہمارے اصحاب یعنی حنابلہ کی ایک دوسری جماعت نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ نہ قبول کی جائے گی خواہ وہ کافر ہو یا مسلم"۔

پس جزئیات میں فقہا کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظمت میں حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی سب کا اتفاق ہے کہ آپؐ کو گالی دینے والا، واجب القتل ہے۔ اس سے صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام میں داعی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی حرمت و عزت کے متعلق کیا احکام ہیں اور اس بارے میں مسلمانوں کا مذہب ان کو کیا تعلیم دیتا ہے۔ (الجمعیۃ دہلی، ۲ جون ۱۹۲۷، بحوالہ آفتاب تازہ از سید ابوالاعلیٰ مودودی، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، ص ۱۸۴-۱۸۶)